Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱	۱۷ شعبان ۱۳۹۷ھ ۴ ظہور ۱۳۵۶ہش ۴ اگست ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۷۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خُوب یاد رکھو کہ مومن کو دُنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے

ہمیشہ اِس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اُس کے ہاتھ سے ہو جائے

"انسان کو چاہیئے کہ حسنات کا پلڑا بھاری رکھے۔ مگر جہاں تک دیکھا جاتا ہے اس کی مصروفیت اس قدر اس دُنیا میں ہے کہ یہ پلڑا بھاری ہوتا نظر نہیں آتا۔ رات دن اسی فکر میں ہے کہ وہ کام دُنیا کا ہو جائے۔ فلاں زمین مل جائے، فلاں مکان بن جاوے۔ حالانکہ اسے چاہیئے کہ افکار میں بھی دین کا پلڑا دُنیا کے پلڑے سے بھاری رکھے۔ اگر کوئی شخص رات دن نماز روزہ میں مصروف ہے تو یہ بھی اس کے کام ہرگز نہیں آسکتا جب تک کہ خدا کو اس نے مقدّم نہیں رکھا ہوتا۔ ہر بات اور ہر فعل میں اللہ تعالیٰ کو نصب العین بنانا چاہیئے ورنہ خدا کی قبولیت کے لائق ہرگز نہ ٹھہرے گا۔ دُنیا کا ایک بُت ہوتا ہے جو کہ ہر وقت انسان کی بغل میں ہوتا ہے۔ اگر وہ مقابلہ اور موازنہ کر کے دیکھے گا تو اسے معلوم ہو گا کہ طرح طرح کی نمائش اس نے دُنیا کے لئے بنا رکھی ہے اور دین کا پہلو بہت کمزور ہے۔ حالانکہ عمر کا اعتبار نہیں اور نہ علم ہے کہ اس نے ایک پل کے بعد زندہ بھی رہنا ہے کہ نہیں۔ شیخ سعدیؒ نے کیا عمدہ فرمایا ہے ؎ مکن تکیہ بر عمر ناپائیدار

اِس وقت جس قدر لوگ موجود ہیں (ان میں سے) کون کہہ سکتا ہے کہ ایک سال تک مَیں ضرور زندہ رہوں گا لیکن اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے علم ہو جاوے کہ اب زندگی ختم ہے تو ابھی سب ارادے باطل ہو جاتے ہیں۔ پس خوب یاد رکھو کہ مومن کو دُنیا کا بندہ نہ ہونا چاہیئے۔ ہمیشہ اِس امر میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ کوئی بھلائی اس کے ہاتھ سے ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۸۶، صفحہ ۲۸۷)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے، آمین

خلافت کی اہمیّت وضرورت

"نبی کے وجود میں ظاہر ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ظہور اِس دُنیا میں بطور نار کے ہوتا ہے یعنی کوئی تیز نظر والا ہی اسے دیکھ سکتا ہے لیکن جب وہ نبی کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے تو پھر وہ نور ہو جاتا ہے یعنی لیمپ کی طرح اس کی روشنی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ پھر نبوّت میں یہ نور آ کر مکمل تو ہو جاتا ہے لیکن اس کا زمانہ پھر بھی محدود ہوتا ہے کیونکہ نبی بھی موت سے محفوظ نہیں ہوتے۔ پس اس روشنی کو دُور تک پہنچانے کے لئے اور زیادہ سے زیادہ دیر تک قائم رکھنے کے لئے ضروری تھا کہ کوئی اور تدبیر کی جاتی۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ایک ری فلیکٹر بنایا جس کا نام خلافت ہے جس طرح طاقچہ تین طرف سے روشنی کو روک کر صرف اس جہت میں ڈالتا ہے جدھر اس کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح خلفاء نبی کی قوّتِ قدسیہ کو جو اس کی جماعت میں ظاہر ہو رہی ہوتی ہے ضائع ہونے سے بچا کر ایک خاص پروگرام کے ماتحت استعمال کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں جماعت کی طاقتیں پراگندہ نہیں ہوتیں اور تھوڑی سی طاقت سے بہت سے کام نکل آتے ہیں کیونکہ طاقت کا کوئی حصّہ ضائع نہیں ہوتا۔ اگر خلافت نہ ہوتی تو بعض کاموں پر زیادہ طاقت خرچ ہو جاتی اور بعض کام توجہ کے بغیر رہ جاتے اور تفرقہ اور شقاق کی وجہ سے کسی نظام کے ماتحت جماعت کا روپیہ اور اس کا علم اور اس کا وقت خرچ نہ ہوتا۔ غرض خلافت کے ذریعہ سے اس نور کو جو نبوّت کے ذریعہ سے مکمل ہوتا ہے ممتد اور لمبا کر دیا جاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصّہ اوّل صفحہ ۲۳۰ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۴ اگست ۱۹۷۷ء

خدا میں ہو کر زندگی بسر کرنے کا عظیم الشان ثمر

ہم گزشتہ اداریہ میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ اہل و عیال اور مال و منال کی حد سے زیادہ محبت بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کو جنم دے کر ایسے انسان کے لئے اس دنیا میں ایک جہنم پیدا کر دیتی ہے اور وہ ظاہری خوشحالی اور فارغ البالی کے باوجود ایک طرح سے عدم اطمینان اور بے چینی و بیقراری کی آگ میں جل رہا ہوتا ہے اور اسی پر بس نہیں اگلے جہان میں بھی ایسے انسان کو دوزخ کی آگ میں جلنا پڑتا ہے

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں دنیوی نعمتوں اور ان کی طرف رغبت کا ذکر کیا ہے وہاں ساتھ ہی اس امر کو بھی واضح کر دیا ہے کہ انسان کو ان چیزوں سے دل نہیں لگانا چاہئے بلکہ ان سے اس رنگ میں اور اس حد تک ہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ سچی خوشحالی کے اصل سرچشمے یعنی خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا تعلق مضبوط ہو اور وہ اُخروی جہان کی نعمتوں کا مستحق قرار پائے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :۔

"زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝"
(آلِ عمران آیت ۱۵)

ترجمہ:۔ لوگوں کو (عام طور پر) پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوب صورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے اور اللہ (تو) وہ ذات ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانہ ہے

یہاں طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ عمدہ ٹھکانہ کیا ہے اور یہ کن لوگوں کے لئے مقدر کیا جاتا ہے؟ سو اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا :۔

"قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَاَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝"
(آلِ عمران آیات ۱۶ تا ۱۸)

ترجمہ:۔ تو کہہ کیا میں تمہیں اس (یعنی دنیوی زندگی کے مرغوب و دل پسند مذکورہ بالا سامانوں) سے بہتر چیز بتاؤں؟ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں ان کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں بسیں گے اور (نیز ان کے لئے) پاک بیویاں اور اللہ کی رضا (مقدر) ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ (یہ تقویٰ اختیار کرنے والے وہ لوگ ہیں) جو کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم یقیناً ایمان لے آئے ہیں اس لئے تو ہمارے قصور ہمیں معاف کر دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے جو صبر کرنے والے اور سچ بولنے والے اور فرمانبردار اور (خدا کے لئے اپنے اموال) خرچ کرنے والے اور راتوں کے آخری حصوں میں استغفار کرنے والے ہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ دنیوی زندگی کے سامانوں سے اس رنگ میں اور اس حد تک ہی فائدہ اٹھانا چاہیئے کہ وہ اخروی زندگی کے اصل اور دائمی ٹھکانہ کا وارث بنانے میں ممد ثابت ہو سکیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ انسان دنیوی زندگی کے ان مرغوب و دل پسند سامانوں سے دل نہ لگائے ۔ ان سے ایسا پیار اور محبت نہ کرے کہ وہ اخروی فلاح کے حصول میں ایک روک بن جائیں بلکہ وہ اپنی پوری توجہ خدا اور اس کے دین کی طرف رکھے ، وہ گناہوں کی مغفرت طلب کرنے ، صبر و ثبات کا مظاہرہ کرنے ، سچ پر سختی کے ساتھ قائم رہنے ، اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری اختیار کرنے ، اس کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کرنے اور راتوں کے آخری حصوں میں استغفار کرنے کے ذریعہ تقویٰ کی راہ پر پوری مستعدی سے گامزن رہے اور تمام تر کوشش اس بات کی کرے کہ اُسے اخروی فلاح حاصل ہو۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ اس دنیا کے دوزخ سے محفوظ رہے گا اور اگلے جہان میں بھی دوزخ کے عذاب سے کُلّی نجات اس کے حصّہ میں آئے گی ۔ اس جہان میں بھی وہ دم نقد بہشت میں ہو گا اور اگلے جہان میں بھی جنت اس کے لئے مقدر کر دی جائے گی ۔ اس حالت کو ہی کہ جس کے زیر اثر انسان دنیا سے دل نہ لگاتے ہوئے ہمہ تن اور ہمہ وقت خدا کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا میں ہو کر زندگی بسر کرنا قرار دیا ہے اور اسے ہی حقیقی اور دائمی خوشی و خوشحالی کے حصول کا اصل ذریعہ ٹھہرایا ہے چنانچہ حضور علیہ السلام اسی دنیا میں بہشت کے انعامات سے بہرہ ور ہونے کی راہ سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"یہ مت خیال کرو کہ کوئی ظاہری دولت یا حکومت ، مال و عزت ، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان و سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ وہ اطمینان اور وہ تسلّی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہے ان باتوں سے نہیں ملتی ۔ وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی یہی وصیت تھی کہ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱)

حضور علیہ السلام نے اس امر پر بھی روشنی ڈالی کہ دنیوی زندگی کے سامانوں سے دل لگانے اور ان ہی کا ہو رہنے کے نتیجہ میں حقیقی تسکین اور حقیقی خوشی و خوشحالی کیوں ناپید ہو جاتی ہے اور خدا میں ہو کر زندگی بسر کرنے سے اس کا حصول کیوں اور کس طرح انتہائی سہل اور آسان ہو جاتا ہے۔ چنانچہ فرمایا :۔

"دو چیزوں کے باہم تعلق اور رگڑ سے ایک حرارت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر انسان کی محبت اور دنیا اور دنیا کی چیزوں کی محبت کی رگڑ سے الٰہی محبت جل جاتی ہے اور دل تاریک ہو کر خدا سے دور ہو جاتا اور ہر قسم کی بیقراری کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن جبکہ دنیا کی چیزوں سے جو تعلق ہو وہ خدا میں ہو کر ایک تعلق ہو اور ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو اُس وقت باہمی رگڑ سے غیر اللہ کی محبت جل جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک روشنی اور نور بھر دیا جاتا ہے۔ پھر خدا کی رضا اس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے۔ اس حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں اُس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں اس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیا داروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل بات یہی ہے کہ اس ہمّ و غم میں بھی وہ اطمینان و سکینت سے الٰہی لذت لیتا ہے جو کسی دنیا دار کی نظر کے بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں برخلاف اس کے جو کچھ حالت انسان کی ہے وہ جہنم ہے گویا خدا تعالیٰ کے سوا زندگی بسر کرنا یہ بھی جہنم ہے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۲)

پس جہنم سے نجات اور حقیقی خوشی و خوشحالی کا حصول اور جنت کا استحقاق اس امر پر موقوف ہے کہ انسان دنیوی زندگی کے سامانوں سے دل نہ لگائے بلکہ ان کی محبت خدا کی محبت میں ہو کر ہو۔ جو لوگ اس راہ کو اختیار کرتے ہیں وہ کبھی خسارہ میں نہیں رہتے ان کے لئے آخرت میں ہی جنت مقدر نہیں کی جاتی بلکہ دنیا میں بھی وہ ایک طرح سے جنت ہی میں ہوتے ہیں۔ اس طرح

"وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝" (الرحمٰن آیت: ۴۷)

یعنی جو شخص اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں (دنیوی بھی اور اخروی بھی)

کا وعدہ ان کے حق میں پورا ہو کر رہتا ہے اور فلاح دارین کے وہ وارث قرار پاتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ انسان فلاح دارین کا وارث قرار پائے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحیدِ حقیقی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک بلند ترین تصوّر

(مکرم بشیر احمد صاحب زاہد سیالکوٹ شہر)

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام توحید کے مفہوم کو اور واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ توحید کے تین درجے ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کی پرستش نہ کریں۔ نہ پتھر کی، نہ آگ کی، نہ آدمی کی، نہ کسی ستارہ کی۔

دوسرا درجہ یہ ہے کہ اسباب پر بھی ایسے نہ گریں کہ گویا ایک قسم کا ان کو ربوبیت کے کارخانہ میں مستقل دخیل قرار دیں بلکہ ہمیشہ مسبّب پر نظر رہے نہ اسباب پر۔ تیسرا درجہ توحید کا یہ ہے کہ تجلیاتِ الٰہیہ کا کامل مشاہدہ کر کے ہر یک غیر کے وجود کو کالعدم قرار دیں اور ایسا ہی اپنے وجود کو بھی۔ غرض ہر یک چیز نظر میں فانی دکھائی دے بجز اللہ تعالیٰ کی ذات کامل الصفات کے۔ یہی روحانی زندگی ہے کہ یہ مراتب ثلاثہ توحید کے حاصل ہو جائیں۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۳ و صفحہ ۲۲۴)

حضور ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو، خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر و فریب ہو منزّہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا، کوئی رازق نہ ماننا، کوئی معزّ اور مذل خیال نہ کرنا، کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا، اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا، اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا، اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا، اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا، اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔

اوّل ذات کے لحاظ سے توحید ــــ یعنی یہ کہ اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکۃ الذات اور باطلۃ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید، یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذاتِ باری کسی میں قرار نہ دینا اور جو بظاہر ربّ الانواع یا فیض رساں نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعارِ عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲۳-۲۴)

حضور توحید حقیقی کے انہی تین مراتب کو ایک اور جگہ یوں بیان کرتے ہیں۔ فرمایا:۔

"اوّل مرتبہ توحید کا یہی ہے کہ غیر اللہ کی پرستش نہ کی جائے اور ہر ایک چیز جو غیر محدود اور مخلوق معلوم ہوتی ہے خواہ زمین پر ہے خواہ آسمان پر اس کی پرستش سے کنارہ کیا جائے۔ دوسرا مرتبہ توحید کا یہ ہے کہ اپنے اور دوسروں کے تمام کاروبار میں موثر حقیقی خدا تعالیٰ کو سمجھا جائے اور اسباب پر اتنا زور نہ دیا جائے جس سے وہ خدا تعالیٰ کے شریک ٹھہر جائیں۔ .... تیسری قسم توحید کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنے نفس کے اغراض کو بھی درمیان سے اُٹھانا اور اپنے وجود کو اس کی عظمت میں محو کرنا۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۵۹-۶۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توحید حقیقی کے جو تین مراتب بیان فرمائے ہیں ان میں اس حقیقت کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے کہ توحید کا حقیقی اور اعلیٰ تصوّر یہ ہے کہ انسان ذات اور صفات میں کسی چیز اور سبب کو خدا تعالیٰ کا شریک قرار نہ دے بلکہ ہر شئی کو ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقت خیال کرے یہاں تک کہ اپنی ذات اور اپنی اغراض کو بھی اس کے سامنے کالعدم اور فانی سمجھے اور صرف اور صرف اسی کو اس کارخانہ عالم میں قادر و متصرف گردانے۔

توحید حقیقی کا یہ وہ بلند و بالا مقام ہے جو انبیاء علیہم السلام کے فیضِ صحبت اور قوتِ قدسیہ کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے حضور نے توحیدِ حقیقی کی شناخت کے لئے سلسلۂ انبیاء کو ضروری قرار دیا ہے اور صاف کہا ہے کہ انبیاء کو ماننا توحید کا ایک جزو ہے جس کے بغیر توحید کامل نہیں ہو سکتی۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"توحید ایک نور ہے جو آفاقی اور انفسی معبودوں کی نفی کے بعد دل میں پیدا ہوتا ہے اور وجود کے ذرہ ذرہ میں سرایت کر جاتا ہے۔ پس وہ بجز خدا اور اس کے رسول کے ذریعہ کے محض اپنی طاقت سے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے؟ انسان کا فقط یہ کام ہے کہ اپنی خودی پر موت وارد کرے اور اس شیطانی نخوت کو چھوڑ دے کہ میں علوم میں پرورش یافتہ ہوں اور ایک جاہل کی طرح اپنے تئیں تصور کرے اور دعا میں لگا رہے تب توحید کا نور خدا کی طرف سے اس پر نازل ہوگا اور ایک نئی زندگی اس کو بخشے گا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"قدیم سے اور جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے خدا کا شناخت کرنا نبی کے شناخت کرنے سے وابستہ ہے اسلئے یہ خود غیر ممکن اور محال ہے کہ بجز ذریعہ نبی کے توحید مل سکے۔ نبی خدا کی صورت دیکھنے کا آئینہ ہوتا ہے۔ اسی طرح آئینہ کے ذریعہ سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اپنے تئیں دنیا پر ظاہر کرنا چاہتا ہے تو نبی کو جو اس کی قدرتوں کا مظہر ہے دنیا میں بھیجتا ہے اور اپنی وحی اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی ربوبیت کی طاقتیں اس کے ذریعہ دکھلاتا ہے تب دنیا کو پتہ لگتا ہے کہ خدا موجود ہے۔ پس جن لوگوں کا وجود ضروری طور پر خدا کے قدیم قانونِ ازلی کی رُو سے خداشناسی کے لئے ذریعہ مقرر ہو چکا ہے ان پر ایمان لانا توحید کی ایک جزو ہے اور بجز اس ایمان کے توحید کامل نہیں ہو سکتی کیونکہ ممکن نہیں کہ بغیر ان آسمانی نشانوں اور قدرت نما عجائبات کے جو نبی دکھلاتے اور معرفت تک پہنچاتے ہیں وہ خالص توحید جو چشمہ یقینِ کامل سے پیدا ہوتی ہے میسّر آسکے وہی ایک قوم ہے جو خدا نما ہے جن کے ذریعہ سے وہ خدا جس کا وجود دقیق در دقیق اور مخفی در مخفی اور غیب الغیب ہے ظاہر ہوتا ہے اور ہمیشہ سے وہ کنزِ مخفی جس کا نام خدا ہے نبیوں کے ذریعہ سے ہی شناخت کیا گیا ہے ورنہ وہ توحید جو خدا کے نزدیک توحید کہلاتی ہے جس پر عملی رنگ کامل طور پر چڑھا ہوا ہوتا ہے اس کا حاصل ہونا بغیر ذریعہ نبی کے جیسا کہ خلافِ عقل ہے ویسا ہی خلافِ تجاربِ سالکین ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۲-۱۱۳)

پس یہ ہے وہ توحیدِ حقیقی کا بلند ترین تصوّر! جو اس گئے گزرے زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمایا ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ آپ نے محض توحید کا یہ تصوّر ہی پیش نہیں کیا بلکہ اس تصوّر کو "تصدیق بالجنان" اور "عمل بالارکان" کے روپ میں بھی دنیا کے سامنے رکھا ہے اور اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ ہی موجودہ زمانے کے وہ ابراہیم ہیں جن کی بابت علامہ اقبال نے مخلوقِ خدا کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا تھا ؎

"یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں لا الٰہ الّا اللہ"

چنانچہ یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ آپ نے ابراہیمی مقام پر سرفراز ہوتے ہی جہاں یہ کہا کہ "آگ سے ہمیں مت ڈراؤ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے" وہاں آپ نے اپنے زمانہ کی شہنشاہ اعظم ملکہ وکٹوریا کو علی الاعلان تثلیث پرستی سے روکنے کے لئے لکھا:۔

"اے ملکہ مکرمہ! اللہ نے تجھے اپنے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم قاضی عبدالرحمن صاحب آف دوالمیال کی یاد میں!

(مکرم نصر اللہ خان صاحب دارالصدر غربی ربوہ)

محترم قاضی عبدالرحمن صاحب آف دوالمیال (جہلم) ۱۲ مارچ ۱۹۷۷ء کو اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم قاضی صاحب مرحوم و مغفور بڑی بزرگ ہستی تھے۔ وہ ضلع جہلم کی ملک قوم کی خصوصیت کے عین مطابق دراز قد، مضبوط جسم اور بارعب چہرے کے مالک تھے اور اس کے ساتھ ساتھ دینی لحاظ سے بہت نیک، عبادت گزار، صاحب عزم اور احمدیت کے شیدائی اور داعی تھے۔

اپنی یادداشت کی ابتداء سے ہی میں نے انہیں اپنے والد راجہ فضل داد خان صاحب مرحوم کے ایک نہایت ہی قریبی اور قابل اعتماد دوست کی حیثیت سے دیکھا ہے۔ وہ گاہے گاہے والد صاحب کو ملنے ہمارے گاؤں آیا کرتے تھے دونوں دوستوں کے درمیان تحائف کا تبادلہ بھی رہتا تھا۔

حضرت قاضی صاحب مدت دراز تک جماعت دوالمیال کے امیر رہے اور آخر دم تک بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ جماعت کی تعلیم و تربیت کرتے رہے۔ وہ کوشش کرکے مرکز سے مربی صاحبان کا تقرر بھی کراتے تاکہ تعلیم و تربیت کا کام باقاعدہ انجام پا سکے۔ جماعت دوالمیال کی شاندار مسجد میں بڑی توجہ سے مزید توسیع کا انتظام کرایا۔ دین کے سلسلہ میں آپ بیحد غیور واقع ہوئے تھے۔

فوجی ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد اپنا مطب کرنے لگے تھے۔ ضرورتمند لوگ جب بھی دوا لینے آتے آپ اُن کے ساتھ مطب چلے آتے اور ہر ایک کے ساتھ بڑی ہمدردی اور شفقت کے ساتھ پیش آتے۔ آپ بہت خوش مزاج تھے اور ہر ایک کے ساتھ ملائمت اور مسکراہٹ کے ساتھ بات کرتے۔ اگرچہ آپ ایک شفیق باپ کی طرح اپنی ساری اولاد کو بہت چاہتے تھے لیکن مجھ سے کئی بار اپنے فرزند ملک مبارک احمد صاحب کا ذکر اس طرح فرماتے جس سے ظاہر ہوتا کہ وہ آپکو بہت عزیز تھے اور اس کی وجہ اُن کا دینی ذوق و شوق اور جماعتی خدمات ہیں۔ فرمایا کرتے کہ عزیز مبارک احمد اپنے بھائیوں میں سب سے زیادہ دینی تعلیم کی طرف توجہ دیا کرتا تھا اسلئے میں نے اسے وقف کیلئے تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وقف میں برکت دی۔ اس وقت محترم ملک مبارک احمد صاحب جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں اور جو انکساری محویت اور بردباری و نورانیت آپ کے چہرے میں پائی جاتی ہے وہ دیکھنے کے قابل ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

ہم تین بھائی اپنے والد صاحب مرحوم کے ہمراہ عیدین کی نماز کی ادائیگی کے لئے دوالمیال جایا کرتے تھے۔ نماز کے بعد حضرت قاضی صاحب ہمارے والد مرحوم سے اصرار کیا کرتے تھے کہ انکے ہاں چلیں۔ صریحاً انکار کی تو گنجائش نہیں ہوتی تھی لیکن والد مرحوم جانتے تھے کہ حضرت قاضی صاحب دعوت کا اہتمام فرمائیں گے اور چونکہ ہمارے والد بڑے وضعدار طبیعت کے انسان تھے اسلئے ہم تینوں کو اشارہ کرتے کہ ہم واپس گاؤں روانہ ہو جائیں لیکن اُدھر حضرت قاضی صاحب کا خلوص بھی کسی طور سے کم نہ تھا وہ دوستانہ شکایت اور اصرار کے ساتھ ہمیں بھی ساتھ لیجاتے۔ اس موقع پر ان کے ہاں بڑی شاندار دعوت کا اہتمام ہوتا تھا اور ان کے خاص خاص دوست اس محفل میں لذیذ کھانوں اور پاکیزہ باتوں سے لطف اندوز ہوتے۔

والد مرحوم کی وفات کے بعد حضرت قاضی صاحب ہماری دلجوئی کے لئے کبھی کبھار ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ ان کے آنے سے ہمیں بڑی فرحت ہوتی اور تقویت ملتی۔

ایک دفعہ میں اُن کی خدمت میں دوالمیال حاضر ہوا اور انہیں ڈھلوال آنے کی دعوت دی۔ انہوں نے وعدہ فرما لیا کہ فلاں دن آؤں گا۔ حسب وعدہ پہنچے تو دیکھا کہ پاؤں زخمی ہیں۔ میں نے بڑی تشویش سے عرض کیا کہ یہ کیا ہوا؟ فرمانے لگے پیدل چلا آرہا تھا کہ راستے میں جوتا ٹوٹ گیا اس لئے ننگے پاؤں چلنا پڑا۔ اُن دنوں اُس علاقہ میں پختہ سڑک نہیں ہوتی تھی اسلئے محترم قاضی صاحب کو پتھریلی زمین پر پیدل ننگے پاؤں چلنا پڑا لیکن انہوں نے سخت تکلیف اٹھا کر بھی اپنا وعدہ پورا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور اُن کی اولاد اور نیازمندوں کو اُن کی بے لوث اور اَن گنت دعاؤں سے مستفیض فرماتا رہے۔ آمین ؕ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھیں!
(مینیجر)

سیلاب اور بیماریاں

جاری کردہ:- محکمہ صحت پنجاب

سیلاب کے بعد مختلف بیماریاں مثلاً ہیضہ۔ ملیریا۔ پیچش وغیرہ کے پھوٹ پڑنے کا زیادہ اندیشہ ہے۔ اِن بیماریوں سے بچنے کے لئے نیچے درج کئے گئے حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کریں۔

ہیضہ سے بچاؤ کے لئے:-

۱۔ پینے کے لئے صاف اور محفوظ یا اُبالا ہوا پانی استعمال کریں۔ پانی کو ڈھانپ کر رکھیں۔
۲۔ کوئی ایسی چیز نہ کھائیں پئیں جب تک کہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ صاف ستھری ہے۔
۳۔ پکی ہوئی خوراک استعمال کریں۔ ہمیشہ تازہ اور گرم گرم کھانا کھائیں۔ باسی چیزیں مت کھائیں۔
۴۔ کٹے ہوئے پھل اور سبزیاں نہ بازار سے خریدیں اور نہ ہی گھر میں کاٹ کر زیادہ دیر تک رکھیں۔ بہت زیادہ پکا ہوا اور گلا سڑا پھل کبھی نہ کھائیں۔
۵۔ کھانے کی چیزوں کو ڈھانپ کر رکھیں تاکہ مکھیوں سے محفوظ رہیں۔
۶۔ رفع حاجت کے بعد اور ہر کھانے سے پہلے ہاتھوں کو صابن سے دھولیں۔
۷۔ بیماری سے بچنے کے لئے گھر کے تمام افراد ڈسپنسری، سنٹر یا ہسپتال سے ہیضہ کے ٹیکے لگوائیں۔

ملیریا سے بچنے کیلئے مندرجہ ذیل حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کریں

بیماری کے موسم میں ہفتہ میں ایک گولی پیسری میتھا مین مقررہ دن پر باقاعدگی سے کھائیں۔ یہی دوائی چھ سال تک کے بچوں کے لئے ۱/۴ گولی اور چھ سے بارہ سال تک کے بچوں کیلئے ۱/۲ گولی ہفتہ میں ایک بار استعمال کروائیں

مچھروں کی پرورش کو روکنے کے لئے گھروں کے اِرد گرد جابجا پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

مچھر کے کاٹنے سے بچنے کیلئے اگر ہو سکے تو:-

اپنے بازوؤں اور ٹانگوں کو بعد از مغرب ڈھانپ کر رکھیں۔
مچھر دانی استعمال کریں۔
مچھر مار دوائی چھڑکوائیں۔
دروازوں اور کھڑکیوں میں جالی لگوائیں۔

ملیریا کے مریض کا علاج

مریض کا ڈاکٹر سے علاج کروائیں۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو مندرجہ ذیل دوائی استعمال کریں۔ بارہ سال کی عمر سے بڑے مریضوں کو فوری طور پر کلوروکین کی چار گولیاں کھلائیں۔ اس کے چھ گھنٹے بعد دو گولیاں اور کھلائیں پھر دو دن تک ہر روز دو گولیاں کلوروکین کھلائیں۔ یہی دوائی بچوں کو بلحاظ عمر کم مقدار میں استعمال کروائیں۔

سانپ کا ڈسنا

۱۔ سیلاب زدہ علاقہ میں سانپ کے ڈسنے کے اکثر مریض مل رہے ہیں۔ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اکثر سانپ زہریلے نہیں ہوتے لیکن اموات صرف صدمہ (SHOCK) کی وجہ سے ہو جاتی ہیں۔
۲۔ جب کسی کو سانپ ڈس لے اُسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ فوراً جہاں سانپ نے ڈس لیا ہو اس جگہ سے چھ انچ دل کی طرف کس کر کسی قسم کی پٹی مثلاً دوپٹہ یا رومال باندھ دیں۔ اگر ہو سکے تو اس سے اوپر تھوڑی تھوڑی دور ایک دو اور پٹیاں باندھ دیں۔ ہر آدھ گھنٹہ بعد ان پٹیوں کو تھوڑی دیر کے لئے ذرا ڈھیلا کر دیں تاکہ باقی اعضاء کو خون کی سپلائی جاری رہے۔ پھر سانپ کے ڈسے کی جگہ کسی تیز چیز سے دو تین زخم (ٹچکے) لگا دیں تاکہ زہر خون کے ساتھ باہر نکل جائے۔ مریض کو چائے، گرم دودھ اور مقوی دل مشروبات دیں۔
۳۔ پھر فوری طور پر مریض کو نزدیک ترین امدادی مرکز صحت میں علاج کے لئے لے جائیں۔ ہر مرکز و ڈسپنسری اور ہسپتال میں سانپ کے ڈسے ہوئے مریضوں کے لئے دوائی پہنچا دی گئی ہے۔
۴۔ یاد رکھیں سانپ کے ڈسنے کے بعد جتنی جلدی مریض کو آپ امدادی مرکز صحت میں علاج کے لئے لے جائیں گے اتنا ہی علاج آسان اور جلد ممکن ہو گا اور مریض کی زندگی بچانے میں مدد ملے گی ؕ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیلاب اور بیماریاں

پانی — دوست اور دشمن

پانی کے بغیر انسان کا زندہ رہنا ممکن نہیں مگر بعض اوقات پانی دشمنی کا ایسا روپ دھار لیتا ہے کہ خدا کی پناہ۔ حالیہ سیلاب میں پانی سے جو تباہی ہوئی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

سیلاب کے دوران پانی گندی نالیوں اور گڑھوں میں سے بیماریوں کے جراثیم کو نکال کر میدانوں سڑکوں۔ کنوؤں اور نالیوں میں پہنچا دیتا ہے، جراثیم آلودہ پانی کو پینے سے بہت سی بیماریوں کے پھیل جانے کا خطرہ ہوتا ہے مثلاً:-

ہیضہ، میعادی بخار، پیچش، اسہال، پیٹ کے کیڑے، ورم جگر (یرقان) وغیرہ

مندرجہ ذیل جگہوں کا پانی پینے کے لئے محفوظ نہیں:-

جوہڑ کا پانی، تالاب کا پانی، ڈگی کا پانی، کھلے کنویں کا پانی، دریا اور ندی کا پانی گڑھوں میں کھڑا سیلاب کا پانی۔

یاد رکھیں ان جگہوں کا پانی پینے سے آپ اپنی صحت اور زندگی کو خطرہ میں ڈالتے ہیں۔

صحت کیلئے موزوں پانی

ٹینکی (ٹونٹی) کا پانی عام طور پر پینے کے لئے زیادہ اچھا ہوتا ہے۔

پانی کو محفوظ کرنے کے موثر طریقے

صاف ستھرا نلکہ اونچی جگہ ہونا چاہیئے۔ سیمنٹ ریت، اینٹ اور کنکری سے اردگرد کا فرش (کھرا) مضبوط بنائیں تاکہ باہر کا پانی اور گندگی نلکے کے اندر نہ جا سکے۔ نلکا بیت الخلاء سے جتنا ممکن ہو سکے دور ہو۔

سیلاب زدہ علاقہ میں نلکہ سے پانی پینے سے پہلے نلکہ کو خوب چلائیں تاکہ رسا ہوا پانی نکل جائے۔ جب پانی بالکل صاف ہو جائے تو استعمال کریں۔

کنوئیں کے پانی کو پینے کے قابل بنانے کے لئے اس میں بلیچنگ پاؤڈر ڈالیں۔ مگر سیلاب زدہ علاقے میں کنوئیں کے پانی کو بہتر ہے کہ ابال کر پیئیں۔ خواہ اس میں دوائی بھی ڈال دی گئی ہو

مجبوری کی حالت میں کھلے کنویں کا پانی۔ تالاب یا ڈگی کا پانی، گڑھے کا پانی، نہر کا پانی، دریا کا پانی یا نالے کا پانی پینا پڑے تو ہمیشہ ابال کر پیئیں!

پانی کو ابالنے سے بیماریوں کے جراثیم مر جاتے ہیں۔ ایک صاف برتن میں پانی کو کم از کم دس منٹ تک ابالیں، پھر ایک صاف گھڑے یا برتن میں پانی کو چند گھنٹوں تک ٹھنڈا ہونے دیں۔ گھڑے کو ضرور ڈھانپ دیں۔

یہ ابلا ہوا پانی استعمال کریں:-

پینے کے لئے۔ پھل اور سبزیاں دھونے کے لئے، پوڈر کا دودھ بنانے کے لئے، دانت اور منہ صاف کرنے کے لئے۔

پانی کو صاف کرنے کی گولیاں۔ "پیوری ٹیبز"

جہاں کلورین سے محفوظ کردہ ٹیوب ویل، کنواں، ہینڈ پمپ کا پانی دستیاب نہ ہو مثلاً ریلیف یا لیبر کیمپوں میں وہاں پانی کو صاف کرنے کی گولیاں استعمال کریں جو امدادی مرکز صحت سے مل سکتی ہیں۔

یاد رکھیں!

پانی سے پھیلنے والی بیماریوں سے بچنا اور دوسروں کو بچانا ہم سب کا فرض ہے پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے محکمہ صحت کے ساتھ مل کر کام کریں تاکہ ان بیماریوں کی روک تھام کی جا سکے

(جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اللہ اس کو قائم رکھتا ہے)

(جاری کردہ: محکمہ صحت پنجاب لاہور)

"بلند ترین تصور" بقیہ صفحہ (۳)

بے پایاں فضل سے دنیوی تمام سے حصہ وافر عطا فرمایا ہے اب تو آخرت میں رغبت کر اور توبہ کر اور اسی پروردگار یگانہ کے سامنے سر نیاز خم کر جس کا نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ شریک۔ اے ملکہ تو خدا ہی کی تکبیر بیان کر۔ کیا تو اس کے سوا کوئی اور معبود قرار دیتی ہے جو کسی دوسری ہستی کا پیدا کردہ ہے نہ کہ پیدا کنندہ ......

اے زمین کی ملکہ تو اسلام لے آ تا تو بچ جائے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۳۳ / ۵۳۴ - ترجمہ از عربی)

خدا تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں اپنی توحید حقیقی کا نہ صرف زبان سے اقرار اور اظہار کرنے کی توفیق بخشے۔ بلکہ عملی رنگ میں اپنے منشاء کے مطابق اس کی اشاعت و تبلیغ کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔ آمین!

اپنے کاروبار کے فروغ کیلئے "الفضل" میں اشتہار دیجئے

ضرورت خادم مسجد

جامع مسجد احمدیہ جلالپور روڈ حافظ آباد کے لئے ایک ایسے صحت مند معمر خادم مسجد کی ضرورت ہے جو اپنے فرائض خوش اسلوبی سے ادا کر سکے۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ اکیلا رہائش رکھ سکتا ہو۔ مناسب گزارہ دیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات مقامی امیر یا صدر جماعت کی تصدیق سے رجوع کریں۔

(چوہدری) محمد اشرف ممتاز۔ امیر جماعت احمدیہ۔ مسجد احمدیہ
جلالپور روڈ حافظ آباد

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو مورخہ ۲۱ر جولائی ۷۷ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم شیخ جمیل احمد صاحب امروہوی کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد سعید صاحب کا نواسہ ہے نومولود کا نام "بشارت الرحمن" تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادم دین بنائے اور صحت اور تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین!

(شیخ محمد یونس طاہر کارکن دفتر بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) برادرم عزیزم کفیت احمد صاحب نومسلم احمدی کی ٹانگ کا آپریشن راولپنڈی میں کنٹونمنٹ جنرل ہسپتال میں ۲۶ر جولائی ۷۷ء کو ہوا ہے۔ آپریشن بفضل خدا کامیاب رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء
(مرزا طاہر احمد ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

(۲) میرے والد مکرم مولوی محمود احمد صاحب سعید فاضل ایک عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اس ماہ کی ۱۰ر تاریخ سے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی اور کمزوری زیادہ ہے نیز بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (سلطان احمد دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

(۳) میرا لڑکا عزیز مبشر احمد ایک ہفتہ سے سخت بیمار ہے پہلے اسے خون کی الٹی آئی اور دست بھی پاخانہ کے ساتھ خون آیا۔ ایک دو روز حالت خراب رہی۔ احباب جماعت سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد امین صدر جماعت احمدیہ قلعہ سوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ)

(۴) میرے پھوپھی زاد بھائی محمد رفیق صاحب بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (حافظ مبارک علی ۶۵ محلہ گڑھا۔ چنیوٹ)

قائدین کرام اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے بھجوائیں! (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد اور سچّی تبدیلی کی ضرورت

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت غلبۂ اسلام کی مہم میں کوشاں ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ہر طرح اِس قابل بنائیں کہ ہم اس مہم کے لئے اپنی کارکردگی میں خدا کے روبرو سرخرو ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک آدمی سچّی تبدیلی کا محتاج ہے جس میں تبدیلی نہیں وہ مَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖ اَعْمٰی کا مصداق ہے۔ مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوُا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ .... تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اِس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ مَیں اَور ہوں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۷۲، ۷۳)

اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت فازلّھما الشیطٰن عنھا فاخرجھما ممّا کانا فیہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مومن و کافر نیک اور بد کو ایک ہی جگہ رہنا پڑتا ہے اِس لئے مومنوں اور نیکوں کو اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو شیطان کے حملہ سے بچانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے یہ حکم اب ضروری ہے کہ اسے نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہی ہمیشہ نیکی کا زمانہ مٹ جایا کرتا ہے۔ جب بھی مومن اور نیک یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شیطانی حملہ سے محفوظ ہو گئے ہیں تنزّل کا دَور شروع ہو جاتا ہے اور شیطان غالب آنے لگ جاتا ہے کاش کوئی قوم ایسی پیدا ہو جو اس حکم کو مدِّنظر رکھے اور شیطان کا سر پوری طرح کچلا جائے۔ لوگ خود نیک بھی ہو جائیں تو اولاد کی محبّت یا ان پر حد سے زیادہ اعتماد کرکے اسے خرابی میں پڑنے کا موقعہ بہم پہنچا دیتے ہیں اور پھر قوم نیکی کی چوٹی سے نیچے گر جاتی ہے۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۳۴۳)

(ناظر اصلاح و ارشاد)

درخواستِ دُعا

میری بچّی صائمہ تقریباً پانچ ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچّی کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شریف احمد مربّی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم بدین۔ سندھ)

نسیم کا ایک اَور دھماکہ

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر و پائپ فٹر ٹریننگ سنٹر لاہور اب ۶ اگست سے بلڈنگ پینٹنگ (پینٹر کلاس) کا افتتاح کر رہے ہیں جس میں ڈسٹمپر اور (EMULSION PAINT) شامل ہے۔ مدت کورس ایک ہفتہ اور فیس -/۵۰ روپیہ ہو گی۔

کنسٹرکشن فور مین بننے: فیس ۴ کورس مکمل -/۳۷۵ روپے۔ احمدی احباب کیلئے فیس میں ۱۰ فیصد رعائت

نوٹ:۔ اپنے مکان، کوٹھیاں اور دکانیں ہم سے پینٹ اور ڈسٹمپر کروائیں ہم آپ کو عام لیبر ریٹ سے بہت کم ریٹ پر PAINT کر کے دیں گے۔

داخلہ شروع ہے: کلاسز صبح دوپہر شام۔ باہر کے حضرات کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر پائپ فٹر (بلڈنگ پینٹر) ٹریننگ سنٹر لاہور

اندرون موچی دروازہ نزد ناصر گڈی فروش۔ مین بازار۔ لال کھوہ

مقامی عہدیداران جماعت کیلئے ضروری اعلان

قرآن کریم کے درس و تدریس کے سلسلہ میں دو ضروری ہدایات

قرآن کریم کی تعلیم کو فروغ دینے کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل دو ہدایات جاری فرمائی ہیں۔ احبابِ جماعت بالخصوص عہدیدارانِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان ہدایات کے مطابق پوری کوشش کریں تا زیادہ سے زیادہ احباب بالخصوص نوجوان نسل قرآن کریم کی تعلیمات سے واقف ہو کر اس کے مطابق اپنی عملی زندگی کو گزار سکیں۔

پہلی ہدایت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ جاری فرمائی ہے کہ

"روزانہ ایک دو آیتوں کا ترجمہ بطور درس مساجد میں سُنایا جایا کرے۔"

اِس ہدایت کی تعمیل میں درس دینے والے حضرات یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آیت کے ہر لفظ کا الگ، الگ ترجمہ پہلے اچھی طرح سمجھایا جائے۔ مختلف اشتقاقات اِس لفظ کے اور ان کا استعمال مختلف آیات میں جو ہو اسے سامنے رکھتے ہوئے لفظ کے معنے ذہن نشین کرائے جائیں تا آیت کے ہر لفظ کا ترجمہ بخوبی سمجھ آجائے بعض درس دینے والے حضرات تفسیری ترجمہ کر کے نکل جاتے ہیں اور سُننے والوں کو الفاظ کے معنی ذہن نشین نہیں ہوتے۔

دوسری ہدایت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ جاری فرمائی ہے کہ

"گھروں میں تفسیر صغیر کا ترجمہ دس پندرہ منٹ کے لئے سُنایا جائے۔"

تفسیر صغیر جو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تحریر فرمودہ ہے اس کی یہ خصوصیت ہے کہ ترجمہ بامحاورہ عام فہم اور تفسیری انداز میں ہے بعض مشکلات کو ترجمہ میں ہی حل کر دیا ہے اس کے پڑھنے اور سُنانے سے آیت کا صحیح مفہوم سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور ضروری مسائل و امور سے واقفیت حاصل ہو جاتی ہے۔

احبابِ جماعت اور مقامی جماعتوں کے عہدیداروں سے درخواست ہے کہ وہ مندرجہ بالا دو ہدایات کی روشنی میں اپنے ہاں درس و تدریس کا انتظام کریں اور نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کو اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

ایک غلط فہمی کا ازالہ

۲۲ جون ۱۹۷۷ء کے "الفضل" میں صفحہ اوّل پر یہ افسوسناک اطلاع شائع ہوئی ہے کہ انگلستان کی جماعت کے ایک مخلص دوست افضل خان صاحب ترکی جاتے ہوئے کار کے حادثہ میں شہید ہو گئے۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

نام کے اشتباہ کی وجہ سے بعض احباب کو یہ غلط فہمی ہو گئی ہے کہ شاید یہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک اولڈ بوائے اور شاعر مکرم محمد افضل خان ترکی کے بارے میں ہے۔ احباب کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ افضل ترکی صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے ہیں اور وہ دوستوں کی خدمت میں سلام اور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ناصر احمد خالد آڈٹ آفیسر حبیب بنک لمیٹڈ۔ دی مال۔ لاہور)

دُعائے مغفرت

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب ریٹائرڈ ٹیچر تعلیم الاسلام سکول ربوہ ساکن محلہ دار العلوم شرقی مکان ۱۴۲ ربوہ مورخہ ۲۳/۷ کو صبح ساڑھے چھ بجے انتقال کر گئے۔ اسی روز بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم موصی تھے مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ چار بیٹے اور ایک بیٹی اپنی یادگار چھوڑے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں مرحوم کو بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴